بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

یوم پاکستان ہر سال تحریکِ پاکستان کی یاد دلاتا ہے۔ یہ تحریک اس عزم کے تحت ایک سخت عملی جدوجہد تھی کہ برصغیر ہند کے مسلم اکثریت والے علاقوں میں پاکستان کے نام سے ایک علیحدہ ریاست قائم کر کے اس میں اللہ تعالےٰ کے عطا کردہ نظامِ حیات یعنی اسلام کو نافذ کیا جائے گا۔ تحریکِ پاکستان دراصل اس تحریکِ احیائے اسلام کی ایک ارتقائی شکل ہے جو برصغیر ہند میں حالات و مواقع کے لحاظ سے مختلف ادوار میں مختلف شکلیں اختیار کرتی رہی۔ برصغیر میں اسلامی اقتدار کی ابتدا تو تقریباً تیرہ سو سال قبل اس وقت ہوگئی تھی جب محمد بن قاسم کچھ مسلمان عورتوں اور بچوں وغیرہ کو کافر قزاقوں کی قید سے رہائی دلانے کے لئے سندھ پر حملہ آور ہوئے تھے اور اس کے نتیجے میں یہاں مسلم حکومت کی داغ بیل پڑ گئی تھی۔ مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی یہاں دو قومیتیں وجود میں آگئیں، ایک مسلم اور دوسری غیر مسلم۔ ویسے اس سے قبل مختلف و متضاد دو قومیتوں کا نظریہ تو اسی وقت قائم ہوگیا تھا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ اسلام کو تسلیم کر کے بعض لوگ مومن و مسلم کہلائے تھے اور بعض اس کا انکار کر کے کافر و غیر مسلم قرار پائے تھے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ ان میں سے بعض مومن ہیں، بعض کافر۔ دو قومیتوں کا یہ نظریہ اتنا واضح اور مسلم تھا کہ کبھی کسی نے اس

کے اظہار کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ البتہ جب کانگریس نے ہندوستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی متحدہ قومیت کا دعویٰ کیا اور اس کی بنیاد پر ہندوستان کو متحد رکھنے پر زور دیا اور اس کی تقسیم کی مخالفت کی تب اس نظریے کو واضح کرنا پڑا۔

مسلمانوں کی جداگانہ قومیت یا دوسرے لفظوں میں ان کے ملّی تشخص کا تعین ان کے عقیدۂ توحید اور بعض دوسرے عقائد اور اصول و احکام سے ہوتا ہے اور ان عقائد اور اصول و احکام کے تحت عملی زندگی کی تشکیل سے اس کا عملی اظہار ہوتا ہے۔ برصغیر میں جب کبھی مسلمانوں کے عقائد یا اعمال میں کوئی نمایاں فرق آیا یا دشمنوں کی طرف سے ان کے وجود کو کوئی خطرہ لاحق ہوا تو اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کے لئے کوئی نہ کوئی مناسب تحریک وجود میں آگئی۔ چنانچہ جب بادشاہ جہانگیر کے عہد میں غیر اسلامی رسوم و رواج کا زور ہوا اور خود دربار شاہی میں بادشاہ کو سجدہ کرنے کی شرکیہ رسم شروع ہوئی تو حضرت مجدد الف ثانیؒ اور ان کے رفقاء و متوسلین نے مسلمانوں کی اور خود بادشاہ کی اصلاح کی تحریک چلائی۔ یہ دراصل مسلم علماء کی تحریک تھی ایک ایسے مسلم بادشاہ کو راہ راست پر لانے کے لئے جو اس وقت اسلام کے راستے سے ہٹ رہا تھا۔ پھر وہ دور آیا جب مغلیہ سلطنت کے قائدین اور عوام کے با اثر طبقوں میں اخلاقی خرابیاں رونما ہوئیں اور ان میں اختلاف و افتراق عام ہوگیا۔ اس وقت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنی تحریروں اور تقریروں سے مسلمانوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی۔ یہ ایک عالم دین کی تحریک تھی جو وعظ و تلقین کے ذریعے چلی۔ اس کے بعد وہ دور آیا جب مغلیہ سلطنت تباہ ہوگئی اور اس وقت نہ صرف یہ کہ مسلم حکومت کا خاتمہ ہوگیا بلکہ مسلمانوں کا وجود بھی خطرے میں پڑ گیا۔ اس صورت حال میں برصغیر کے مسلمانوں نے جہاد کی تحریک چلائی اور اس کے نتیجے میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی لڑی گئی۔ ادھر سکھوں وغیرہ کے خلاف حضرت سید

احمد بریلوی شہیدؒ اور حضرت اسماعیل شہیدؒ وغیرہ نے جہاد کیا۔ یہ بھی برصغیر میں احیائے اسلام کی ایک تحریک تھی مگر یہ تحریک بشکل جہاد تھی۔ پھر ایک دور آیا جب سر سید نے محسوس کیا کہ مسلمان اگر علوم جدیدہ اور بالخصوص علوم سائنس کی تعلیم حاصل نہیں کریں گے تو کاروبارِ حکومت میں ان کا کوئی حصہ نہیں رہے گا اور ہندو اور انگریز ان پر پوری طرح حاوی ہو جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کی جدید تعلیم کے لئے علیگڑھ کالج قائم کیا۔ ادھر علماء نے دینی علوم کی اشاعت و تعلیم کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم دینی درسگاہ کی بنیاد ڈالی اسی دور میں حضرت مولانا الیاس صاحبؒ نے دہلی میں تبلیغی سلسلے کا آغاز کیا۔ رفتہ رفتہ یہ تبلیغی سلسلہ بین الاقوامی شکل اختیار کر گیا یہ بھی احیائے اسلام کی تحریک تھی مگر تبلیغ کی شکل میں تھی جس میں علماء کے علاوہ دوسرے لوگ بھی اپنے علم کے مطابق تبلیغ میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ بھی احیائے اسلام کی تحریک تھی مگر تعلیم کی شکل میں تھی۔ بالآخر انگریز کے خلاف برصغیر کے لوگوں کی جدوجہد آزادی کے دوران وہ وقت بھی آیا جب مسلمانوں نے یہ محسوس کر لیا کہ برصغیر میں نفاذِ اسلام اور مسلمانوں کے بقاء و تحفظ کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ مسلم اکثریت کے علاقوں میں ان کی اپنی علیحدہ ریاست قائم ہو جائے چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے تحریکِ پاکستان کا آغاز ہوا۔ یہ تحریک بھی احیائے اسلام ہی کے لئے تھی مگر اب اس نے ایک منظم سیاسی تحریک کی شکل اختیار کر لی تھی۔ اس تحریک کے دوران اس قسم کے نعرے عام تھے کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ یعنی پاکستان کا قیام اس لئے ہوگا تاکہ وہاں اللہ تعالیٰ کے احکام و قوانین کے مطابق زندگی بسر کی جا سکے۔ اس تحریک میں یہ بات ضمناً شامل تھی کہ جب مسلمانوں کی علیحدہ ریاست قائم ہو گی تو وہاں مسلمانوں کو معاشی اور دوسری ہر قسم کی ترقی کے مواقع میسر آئیں گے۔ کچھ عرصے سے بعض لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ پاکستان تو محض مسلمانوں کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ اگر مقصد صرف اتنا ہی ہوتا تو متحدہ ہندوستان کے مسلم اقلیت کے صوبے مثلاً یوپی، سی پی

وغیرہ پاکستان کے حق میں نہ کبھی ووٹ دیتے اور نہ اس تحریک میں اتنا بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے وہ نہ تو اتنے کم عقل تھے کہ ان کو یہ معلوم نہ ہو کہ پاکستان بن جانے کے بعد نہ صرف یہ کہ ان کے لئے ہندوستان میں معیشت کے راستے تنگ ہو جائیں گے بلکہ ان کا وجود تک بھی خطرے میں پڑ جائے گا اور نہ ہی ان میں کوئی ایسا انوکھا جذبۂ ایثار تھا کہ وہ پنجاب، بنگال وغیرہ کے لوگوں کی معاشی خوشحالی کے لئے اپنے وجود کو بھی خطرے میں ڈال لیتے۔ اس کے باوجود اگر انہوں نے پاکستان کے قیام کے لئے اتنی عظیم جدوجہد کی اور قربانیاں دیں تو اس کا یقیناً کوئی ایسا اعلیٰ مقصد ہی ہو سکتا ہے جو جان سے بھی زیادہ عزیز ہو۔ ظاہر ہے کہ ایک مسلمان کے لئے اللہ کے دین کی سربلندی اور اس کا احیاء و نفاذ ہی ایسا مقصد ہو سکتا ہے جس کے لئے جان کی بازی بھی لگا دی جائے۔ لیڈروں کی تقریروں اور اس دور کے نعروں سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ اسلامی نظام حیات کا قیام ہی تحریکِ پاکستان کا مقصد تھا۔ اس سلسلے میں خود قائداعظم محمد علی جناحؒ نے بے شمار مواقع پر جو کچھ فرمایا اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ مسلمانوں کا دین یعنی نظامِ حیات ہندوؤں سے بالکل الگ ہے اس لئے ان کو الگ ریاست کی ضرورت ہے تاکہ وہ اس ریاست میں اپنے مخصوص نظامِ حیات کو نافذ کر سکیں۔ ۱۹۴۵ء میں آپ نے پیر صاحب مانکی شریف کے نام ایک خط لکھا جس میں صاف صاف لکھ دیا تھا کہ اس بات کے کہنے کی ضرورت ہی نہیں کہ قانون بنانے والی جماعت جس میں بہت زیادہ اکثریت مسلمانوں کی ہو گی پاکستان کے لئے ایسا قانون بنا سکے گی جو اسلامی قانون کے خلاف ہو اور نہ ہی پاکستانی غیر اسلامی قانون پر عمل کر سکیں گے۔" ان سب امور سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ تحریک پاکستان برصغیر میں تحریک احیائے اسلام ہی کی ایک اہم کڑی یا اس کی ایک ارتقائی شکل تھی۔ ارتقائی شکل اس لئے ہے کہ ایک آزاد ریاست میں اسلام انفرادی اور اجتماعی ہر سطح پر نافذ کیا جا سکتا ہے اور اس کے لئے تعلیم، تبلیغ، جہاد اور قانون وغیرہ ہر قسم

کے ذرائع سے کام لیا جا سکتا ہے۔

نفاذ اسلام کے لئے پاکستان کو حاصل کر کے مسلمانوں نے دراصل اللہ تعالےٰ سے ایک عہد کر لیا ہے اور ایک منت مان لی جس کا پورا کرنا ان پر واجب ہے۔ اگر اس عہد یا منت کو پورا نہ کیا گیا تو آخرت میں اس پر یقیناً باز پرس ہوگی اس کے علاوہ دنیا میں بھی اللہ تعالےٰ کا یہ قانون ہے کہ اگر کوئی قوم اس کے احکام سے منہ موڑتی ہے تو اس کو ہٹا کر وہ دوسری قوم کو لے آتا ہے جو اس جیسی نہیں ہوتی اور وہ اللہ تعالےٰ کے احکام پر عمل پیرا ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم سب انفرادی اور اجتماعی سطح پر نفاذِ اسلام کی کوشش کریں اور اس طرح پاکستان کو دوسری قوموں کے لئے بھی روشنی کا مینار بنائیں۔ حکومت پاکستان اس سلسلے میں جو کچھ کر رہی ہے۔ نہ صرف یہ کہ اس کا پوری طرح ساتھ دیں بلکہ سب سے پہلے خود اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ ایک انسان کی ذات اس سے جس قدر قریب ہے اور اس کے بس میں ہے اتنا کوئی اور انسان اس کے قریب اور اس کے بس میں نہیں ہے۔

لہٰذا ہم سب سے پہلے نظامِ اسلام کو خود اپنائیں۔ پھر جو ہمارے اختیار میں ہیں ان پر نافذ کرنے کی کوشش کریں آج یوم پاکستان تحریک پاکستان کے مقصد کو اور اس کے مقصد کے لئے کئے گئے عہد کو یاد دلا رہا ہے۔ پینتیس سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کے لئے اب تو مستعد ہو جانا چاہیئے ورنہ ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ مہلت پوری ہو جائے اور یہ زریں موقع ہمارے ہاتھ سے جاتا رہے اور پھر دنیا میں بھی خسارہ ہو اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

(مدیر)